فقہ القرآن

صنفِ نازک اور زیور

اَوَمَن ینشؤُا فِی الحِلیۃِ وَ ھُوَ فِی الخِصَامِ غَیرَ مُبِین ﴿الزخرف ۱۸﴾

ترجمہ : کیاوہ ایسی اولاد جنے گا جو پروان چڑھتی ہے زیوروں میں
اوروہ مباحثہ کے وقت اپنا مدعا واضح نہیں کر سکتی۔

(کفار فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہا کرتے تھے' اس آیت میں بتایا جارہا ہے کہ) بچیاں تو ناز و نعم میں پلتی ہیں اور کسی مجلس میں اپنا مدعا واضح طور پر بیان کرنے سے ہچکچاتی ہیں۔ کیا ان سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ مملکتِ خداوندی کے فرائض و مہمات کو وہ کامیابی سے انجام دے سکیں۔ نہ ان میں زورِ بازو کہ شمشیر و سناں بکف میدان میں اتر سکیں اور نہ ان میں حجت و بیان کی استعداد کہ وہ زبان سے حق کا بول بالا کر سکیں۔ ایسی بے مصرف اولاد کی اللہ کو کیا ضرورت ہے۔

اس آیت سے علماء نے یہ مسئلہ بھی اخذ کیا ہے کہ عورتوں کو زیور پہننا جائز ہے حدیثِ نبوی سے اس کی تائید ملتی ہے' حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : " ریشم اور سونے کا استعمال میری امت کے مردوں پر حرام ہے اور عورتوں کے لئے حلال۔" عہدِ نبوت سے آج تک عورتیں زیور پہنتی رہی ہیں اور کبھی کسی نے اس کو ناجائز نہیں کہا۔ (ضیاء القرآن)

(یاد رکھنا چاہئے کہ عہدِ رسالت سے آج تک کسی صحابی' تابعی' فقیہ' عالم نے مردوں کے لئے سونے کے زیورات یا ریشمی لباس کو جائز نہیں کہا' جو چیز اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں جائز تھی آج بھی جائز اور جو اس دور میں حرام تھی آج بھی حرام ہے ۔

یہ جو بعض نوجوان لڑکوں نے آج کل سونے کے لاکٹ ' کنگن اور انگوٹھیاں شادی بیاہوں کے موقع پر یا اس کے علاوہ فیشن کے طور پر پہننا شروع کر دی ہیں یہ درست نہیں۔ ان سے مکمل اجتناب کی ضرورت ہے ورنہ سوائے گناہ کے اور کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔) (شاہتاز)